سوموار
۸۔ اگست ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۷۵ | سوموار-۲۹-صفر-۱۴۱۵ھ ' ۸-ظہور ۱۳۷۳ ہش ' ۸-اگست ۱۹۹۴ء

سفر میں دعائیں قبول ہوتی ہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سفر میں دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں اس لئے آج آپ لوگوں کو جو ہزارہا یہاں موجود ہیں تحریک کرتا ہوں کہ خوب دعائیں کریں۔ بہت لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ سفر میں دعائیں کرنا چھوڑ دیتے ہیں ان کی ایسی ہی مثال ہے کہ یوں تو وہ اپنے پاس دوائی کی بوتل رکھتے ہیں لیکن جب بیمار ہوں اس وقت اسے پرے پھینک دیتے ہیں تو سفر میں کئی لوگ نمازیں پڑھنے اور دعائیں کرنے میں سستی کرتے ہیں حالانکہ یہی وقت خاص طور پر قبولیت کا ہوتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جو شخص متبتل ہوگا متوکل بھی وہی ہوگا۔ گویا متوکل ہونے کے واسطے متبتل ہونا شرط ہے۔ کیونکہ جب تک اوروں کے ساتھ تعلقات ایسے ہیں کہ ان پر بھروسہ اور تکیہ کرتا ہے۔ اس وقت تک خالصتہ اللہ پر توکل کب ہو سکتا ہے۔ جب خدا کی طرف انقطاع کرتا ہے تو وہ دنیا کی طرف سے توڑتا ہے اور خدا میں پیوند کرتا ہے اور یہ تب ہوتا ہے جبکہ کامل توکل ہو جیسے (-) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کامل متبتل تھے۔ ویسے ہی کامل متوکل بھی تھے اور یہی وجہ ہے کہ اتنے وجاہت والے اور قوم و قبائل والے سرداروں کی ذرا بھی پروا نہیں کی اور ان کی مخالفت سے کچھ بھی متاثر نہ ہوئے۔ آپؑ میں ایک فوق العادت یقین خدا تعالیٰ کی ذات پر تھا۔ اسی لئے اس قدر عظیم الشان بوجھ کو آپؑ نے اٹھالیا اور ساری دنیا کی مخالفت کی اور ان کی کچھ بھی ہستی نہ سمجھی۔ یہ بڑا نمونہ ہے توکل کا جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔

(ملفوظات جلد اول ص ۵۵۵ و ۵۵۴)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ مسرت سجاد صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ سجاد احمد صاحب سابق مربی انچارج فجی مورخہ ۹۴-۸-۴ کو بعارضہ ہارٹ اٹیک اچانک مولائے حقیقی سے جاملیں۔ ان کی عمر ۴۲ سال تھی۔ دو بیٹے جو واقف زندگی ہیں (حافظ جواد احمد اور فواد احمد) اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ حافظ جواد نے اسی روز درجہ ثالثہ کے امتحان میں کامیابی کی خوشخبری اپنی والدہ کو ان کی وفات سے چند منٹ قبل سنائی۔ آپ کا جنازہ بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بعد نماز مغرب پڑھایا۔ آپ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور قبر تیار ہونے پر محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے ہی دعا کروائی۔ انہیں عرصہ ۳ سال تک فجی میں خدمات دینیہ کی بھی توفیق نصیب ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ جماعت احمدیہ راولپنڈی کے مخلص کارکن محترم بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر سید ضیاء الحسن صاحب مورخہ ۳۱۔ جولائی ۹۴ء کو ۷۶ سال کی عمر میں برین ہیمرج سے وفات پاگئے۔ نصرت جہاں سکیم کے تحت آپ کو دو دفعہ گیمبیا میں بطور مشنری ڈاکٹر خدمات کی توفیق نصیب ہوئی۔ راولپنڈی جماعت میں سیکرٹری دعوت الی اللہ، قاضی، اور ناظم مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کی اہم ذمہ داریاں نبھانے کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ آپ کا تعلق لدھیانہ کے سید عباس علی صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے خاندان سے تھا۔ آپ کا ایک بیٹا مکرم ڈاکٹر سید ریاض الحسن صاحب نصرت جہاں سکیم کے تحت یوگنڈا میں مشنری ڈاکٹر ہے۔ آپ موصی تھے۔ آپ کی میت ربوہ لائی گئی۔

باقی صفحہ ۷ پر

کام کرو خشیتِ الٰہی سے اور پھر اخلاص اور صواب سے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

عمل کرنے سے پہلے دیکھ لیا کرو کہ یہ عمل خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کی وجہ سے کسی سرخروئی کا باعث ہے یا اس کی نارضامندی کا موجب ہو کر سیاہ روئی کا پیش خیمہ؟ خوف الٰہی کے بعد دو اصل اور ہیں۔ وہ کیا؟ ایک اخلاص دوسرا صواب۔ کوئی عمل صالح نہیں ہو سکتا جب تک اخلاص اور صواب نہ ہو۔

اخلاص کیا ہے؟ اخلاص کے معنے ہیں کہ جو کام کرو اس میں یہ مد نظر ہو کر مولا کریم کی رضا حاصل ہو، حب ہو تو حب للہ ہو۔ بغض ہو تو بغض للہ ہو۔ کھاؤ تو اس لئے کہ کھانے کا حکم دیا ہے، پیتے ہو تو سمجھ لو کہ (اور پیو) کے حکم کی تعمیل ہے۔ غرض سارے کاموں میں اخلاص ہو۔ رسم و عادت۔ نفس و ہوا کی ظلمت نہ ہو اندرونی جوش اس کے باعث نہ ہوئے ہوں۔

صواب کیا ہے؟ کہ ہر بھلا کام اس طرح پر کیا جاوے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے کرکے دکھایا ہے۔ اگر نیکی کرے مگر نہ اس طرح جس طرح رسول اللہ ﷺ نے سکھائی ہے وہ راہ

باقی صفحہ ۷ پر

کامل اور زندہ خدا وہ ہے جو آپ اپنے وجود کا پتہ دیتا رہا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۸- ظہور ۱۳۷۳ ہش — ۸- اگست ۱۹۹۴ء

درخت لگائیے

کسی نے کہا ارد گرد سب جگہوں پر بارشیں ہو رہی ہیں لیکن ربوہ کی ابھی باری نہیں آئی لگتی۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مشرق کی طرف پہاڑی درے تک بارش ہو جاتی ہے اور اس سے آگے ربوہ کی طرف ایک بوند نہیں برستی۔ یہ بات سن کر ایک اور شخص کہنے لگا۔ کہتے ہیں نا کہ درخت لگاؤ درختوں کی وجہ سے بارش ہوتی ہے۔ ہم نے سوچا کہ جنگلوں کی حد تک تو ٹھیک ہوگا درختوں کی وجہ سے بارش ہوتی ہے وہاں میلوں میل تک درخت لگے ہوتے ہیں ہوا اور فضا ضرور اثر انداز ہوتے ہونگے لیکن اگر ربوہ کے گھروں میں اور جگہوں میں اور سڑکوں پر درخت لگ جائیں تو یہاں بھی بارشیں ہونے لگیں گی۔ یا جتنی تھوڑی بہت پہلے ہوتی ہے اس سے زیادہ ہوگی۔ خیر اس بحث کو چھوڑیئے۔ یہ بات سامنے رکھ کر درخت لگائے اور پھر بھی بارش نہ ہوئی تو کیا ہوگا۔

درخت لگانے کے دیگر فوائد بھی تو ہیں ان پر غور کرتے ہیں۔

درخت سایہ دار بھی ہوتے ہیں اور ثمردار بھی۔ درخت۔ یا پودے اور بیلیں۔ پھولوں کی مہک کا باعث بھی بنتے ہیں۔ اور یہ ہتھیلی پر سرسروں جمانے والی بات ہوتی ہے۔ آپ نے پھولدار پودا لگایا اور آپ کا گھر مہکنے لگا۔ موتیا ہے تو خواتین نے گجرے بنا لئے۔ کانوں میں سجا لئے۔ گلاب ہے تو سفید پوشوں نے کوٹ کے بٹن میں لگا لیا۔ اور ان کے علاوہ بھی کوئی پھول ہو تو لطف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ پھلدار پودے۔ یا درخت لگائیے۔ تو تھوڑا سا انتظار کیجئے اور پھر ہاتھ بڑھائیے اور یہ پھل توڑ کر کھائیے۔ صرف ہاتھ بڑھا کر ایک پھل کا کیا توڑنا۔ حضرت امام جماعت الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے ہیں) کی بات کانوں میں گونجتی ہے کہ انجیر کا درخت لگائیے اور ٹوکریاں بھر بھر کر کھائیے انار لگائے۔ امرود لگائیے۔ اور آم بھی لگائیے۔ یہ تو خیر بڑے بڑے پھل ہیں بیری لگائیے اور جھولیاں بھر بھر کر بیر حاصل کیجئے۔

ہم کہہ رہے تھے کہ درخت پھلدار بھی ہیں اور سایہ دار بھی بعض اور کچھ نہیں دیتے تو سایہ ہی سہی ۔ تپتی دھوپ میں۔ گھر میں۔ گلی میں۔ سڑک پر۔ سایہ سے بڑھ کر کیا نعمت ہو سکتی ہے۔

آج کل درخت لگانے کے دن ہیں۔ پس درخت لگائیے اس مختصر سے کالم میں درختوں کے متعلق ساری باتیں کہنا ناممکن ہے لیکن یہ دو باتیں کیا کم ہیں۔ بلکہ تین باتیں درختوں سے پھل۔ درختوں سے سایہ اور درختوں اور بیلوں سے پھول۔ کیا یہ کافی نہیں ہے۔

درخت لگائیے۔

ٹھیک ہے اپنی اَنا میں رہ مگن
بات میری مان کر بیٹا نہ بن
تیرے ہونٹوں پر صلواتیں سہی
مدح گو ہوں میں ترا اے جانِ من

ابوالاقبال

نازِ محبت

دنیا میں حاکموں کو حکومت پہ ناز ہے
جو ہیں شریف اُن کو شرافت پہ ناز ہے
عابد کو اپنے زُہد و عبادت پہ ناز ہے
اور عالموں کو عِلم کی دولت پہ ناز ہے
حُسنِ رقم پہ ناز ہے مضموں نِگار کو
پھر کاتبوں کو حُسنِ کتابت پہ ناز ہے
ماہر کو ہے یہ ناز کہ حاصل ہے تجربہ
عاقل کو اپنے فہم و فراست پہ ناز ہے
جن کی بہادری کی بندھی دھاک ہر طرف
تن تن کے چل رہے ہیں شجاعت پہ ناز ہے
صنعت پہ اپنی ناز ہے صنّاع کو۔ اگر
مُوجد کو اپنی طبع کی جودت پہ ناز ہے
ماہر ہے سرجری میں تو ہے ڈاکٹر کو ناز
حاذق ہے گر طبیب طبابت پہ ناز ہے
بیمار کو ہے ناز کہ "نازک مزاج ہوں"
جو تندرست ہیں انہیں صحت پہ ناز ہے
مُنعم کو ہے یہ ناز کہ قبضہ میں مال ہے
عِزت خدا نے دی ہے تو عِزت پہ ناز ہے
"ہیں مال مست امیر تو ہم کھال مست ہیں"
اس رنگ میں غریب کو غربت پہ ناز ہے
مانا کہ انکسار بھی داخل ہے خُلق میں
پر کچھ نہ کچھ خلیق کو سیرت پہ ناز ہے
گوشہ نشیں کو ناز ہے یہ "بے ریاء ہوں میں"
جو نامور ہوئے انہیں شہرت پہ ناز ہے
نازاں ہے اس پہ جس کو فصاحت عطا ہوئی
جادُو بیاں کو اپنی طلاقت پہ ناز ہے
پایا جنھوں نے حُسن وہ اس مے سے مست ہیں
ہر اک سے بے نیاز ہیں صُورت پہ ناز ہے
اڑ کر کہاں کہاں نہ گیا طائرِ خیال
شاعر کو اپنی زورِ طبیعت پہ ناز ہے
دیکھو جسے غرض کہ وُہی مستِ ناز ہے
وحشی بھی ہے اگر اُسے وحشت پہ ناز ہے
فانی تمام ناز ہیں باقی ہے اس کا ناز
جس کو بقا پہ ناز ہے وحدت پہ ناز ہے
جانِ جہاں! تجھی پہ تو زیبا ہے ناز بھی
یہ کیا! کہ چند روز کی حالت پہ ناز ہے
کیونکر کہوں کہ ناز سے خالی ہے میرا دل
پیارے مجھے بھی تیری "محبت پہ ناز" ہے

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

شیخ عبدالقادر

کسریٰ کے نام خط

رسول اکرم ﷺ کا دوسرا تبلیغی خط کسریٰ شہنشاہ فارس کے نام تھا۔ اس زمانہ میں کسریٰ فارس کے بادشاہوں کا سرکاری اور موروثی لقب تھا۔ بادشاہ کا ذاتی نام خسرو پرویز بن ہرمز تھا جو ایران کے مشہور ساسانی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اس بادشاہ کے نام جو خط بھجوایا گیا اسے آنخضرت ﷺ کے ایک قدیم اور مخلص صحابی حضرت عبداللہ بن حذافہؓ لے کر گئے۔ انہیں یہ ہدایت تھی کہ وہ پہلے اس خط کو بحرین کے رئیس کے پاس پہنچائیں اور پھر اس کے توسط سے کسریٰ تک پہنچیں اس رئیس کا نام منذر بن سعدی تھا جو بحرین کے علاقہ میں کسریٰ کا نائب السلطنت تھا یہ خط بھی قیصر کے خط کی طرح باقاعدہ مہر لگا کر بھجوایا گیا تھا۔ اس خط کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

میں اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بے مانگے رحم کرنے والا اور اعمال کا بہترین بدلہ دینے والا ہے۔ یہ خط خدا کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے فارس کے رئیس کسریٰ کے نام ہے سلامتی ہو اس شخص پر جو ہدایت قبول کرتا ہے اور خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاتا اور اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور نہ ہی اس کا کوئی شریک ہے اور وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ اے رئیس فارس میں آپ کو خدا کی دعوت کی طرف بلاتا ہوں۔ کیونکہ میں سب انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں تاکہ میں ہر زندہ انسان کو ہوشیار کر دوں اور انکار کرنے والوں پر خدا کا فیصلہ واجب ہو جائے۔ اے رئیس فارس آپ اسلام کو قبول کریں کیونکہ اب آپ کے لئے صرف اسی میں سلامتی کا راستہ ہے لیکن اگر آپ روگردانی کریں گے تو یاد رکھیں اس صورت میں آپ کے اپنے گناہ کے علاوہ آپ کی مجوسی رعایا کا گناہ بھی آپ کی گردن پر ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن حذافہ کہتے ہیں کہ جب کسریٰ نے ایک ترجمان کے ذریعہ اس خط کو سنا تو غصہ سے بھر گیا اور ترجمان کے ہاتھ سے خط لے کر اسے یہ کہتے ہوئے ریزہ ریزہ کر دیا کہ میرا غلام ہو کر مجھے اس طرح مخاطب کرتا ہے۔

روایت ہے کہ جب آنخضرت ﷺ کو کسریٰ کی اس حرکت کی اطلاع پہنچی تو آپ نے غیرت دینی کے جوش میں فرمایا کہ خدا خود ان لوگوں کو پارہ پارہ کرے۔ اور ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ آپ نے اس موقعہ پر یہ الفاظ فرمائے تھے یعنی اب یہ لوگ خود ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔ کسریٰ اور اس کی رعایا گو خود تو آتش پرست تھے لیکن مسلمانوں کے خلاف یہودیوں کے پراپیگنڈہ سے بہت متاثر تھے۔ اس اثر کے ماتحت کسریٰ نے آنخضرت ﷺ کے خط کو صرف پھاڑا ہی نہیں بلکہ یمن کے گورنر کو جس کا نام باذان تھا ہدایت کی کہ حجاز میں جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اس کی طرف فوراً دو طاقت ور آدمی بھجوا دو تاکہ وہ اسے گرفتار کر کے ہمارے سامنے حاضر کریں اور اگر وہ انکار کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ باذان نے اس حکم کی تعمیل کی اور دو مضبوط آدمیوں کو ایک خط دے کر آنخضرت ﷺ کی خدمت میں مدینہ روانہ کر دیا۔ جب یہ لوگ مدینہ پہنچے تو انہوں نے ازراہ نصیحت آنخضرت ﷺ کو سمجھایا کہ بہتر ہے آپ ہمارے ساتھ چلے چلیں ورنہ کسریٰ آپ کے ملک اور قوم کو تباہ کر کے رکھ دے گا۔ آپ نے ان کی یہ بات سن کر تبسم فرمایا اور جواب میں اسلام کی تبلیغ کی اور پھر فرمایا تم آج رات ٹھہرو میں تمہیں کل جواب دوں گا۔ پھر جب وہ دوسرے دن آپ کے پاس آئے تو آپ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا:۔

اپنے آقا (والی یمن) سے جا کر کہہ دو میرے رب یعنی خدائے ذوالجلال نے اس کے رب یعنی کسریٰ کو آج رات قتل کر دیا ہے باذان کے یہ دونوں قاصد جب آنخضرت ﷺ کا یہ پیغام لے کر باذان کے پاس پہنچے تو اس نے کہا جو بات یہ شخص کہتا ہے اگر وہ اس طرح ہو جائے تو پھر وہ واقعی خدا کا نبی ہوگا۔ چنانچہ ابھی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ باذان کو خسرو پرویز شہنشاہ ایران کے بیٹے شیرویہ کا ایک فرمان پہنچا جس میں لکھا تھا میں نے ملکی مفاد کے ماتحت اپنے باپ خسرو پرویز کو جس کا رویہ ظالمانہ تھا اور جو اپنے ملک کے شرفاء کو بے دریغ قتل کرتا جا رہا تھا قتل کر دیا ہے۔ پس جب تمہیں میرا یہ خط پہنچے تو میرے نام پر اپنے علاقہ کے لوگوں سے اطاعت کا عہد لو اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرے باپ نے تمہیں عرب کے ایک شخص کے متعلق حکم بھیجا تھا۔ اسے اب منسوخ سمجھو اور میرے دوسرے حکم کا انتظار کرو۔ جب باذان کو نئے کسریٰ شیرویہ بن خسرو کا یہ فرمان پہنچا تو اس نے بے اختیار ہو کر کہا پھر تو محمد ﷺ کی بات سچی نکلی معلوم ہوتا ہے وہ خدا کے برحق رسول ہیں اور میں ان پر ایمان لاتا ہوں۔ چنانچہ اس نے اسی وقت آنخضرت ﷺ کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا اور اس کے ساتھ یمن کے کئی اور لوگ بھی مسلمان ہوگئے اور روایت ہے کہ خسرو پرویز اسی رات قتل ہوا تھا جس میں آنخضرت ﷺ نے اس کے متعلق خدا سے اطلاع پائی تھی۔

سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

آپ کی مہمان نوازی

آپ کی مہمان نوازی کے متعلق مولانا ابوالکلام آزاد کے بڑے بھائی مولانا ابوالنصر آہ مرحوم نے جو بڑے زیرک انسان تھے۔ قادیان سے واپس جاکر اخبار وکیل امرتسر میں لکھا۔

"میں نے کیا دیکھا۔ قادیان دیکھا۔ مرزا صاحب سے ملاقات کی اور ان کا مہمان رہا۔ مرزا صاحب کے اخلاق اور توجہ کا مجھے شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ اکرام ضیف کی صفت خاص اشخاص تک محدود نہ تھی۔ چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر ایک نے بھائی کا سا سلوک کیا۔ مرزا صاحب کی صورت نہایت شاندار ہے جس کا اثر بہت قوی ہوتا ہے۔ آنکھوں میں ایک خاص طرح کی چمک اور کیفیت ہے۔ اور باتوں میں ملائمت ہے طبیعت منکسر۔ مگر حکومت خیز۔ مزاج ٹھنڈا مگر دلوں کو گرما دینے والا۔ بردباری کی شان نے انکساری کی کیفیت میں اعتدال پیدا کر دیا تھا۔ گفتگو ہمیشہ اس نرمی سے کرتے کہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا متبسم ہیں۔

مرزا صاحب کے مریدوں میں میں نے بڑی عقیدت دیکھی اور انہیں بہت خوش اعتقاد پایا...... مرزا صاحب کی وسیع الاخلاقی کا یہ ادنیٰ نمونہ ہے کہ اثنائے قیام کی متواتر نوازشوں پر بایں الفاظ مجھے مشکور ہونے کا موقعہ دیا کہ ہم آپ کو اس وعدہ پر (واپس جانے کی) اجازت دیتے ہیں کہ آپ پھر آئیں۔ اور کم از کم دو ہفتہ قیام کریں۔ میں جس شوق کو لے کر گیا تھا۔ اسے ساتھ لایا۔ اور شاید وہی شوق مجھے دوبارہ لے جائے"۔

(اخبار وکیل امرتسر)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب (ان کے لئے ہماری دعائیں) بیان فرماتے ہیں کہ آپ کبھی پسند نہ کرتے تھے کہ مہمان آپ کے پاس سے چلے جائیں۔ آنے پر بڑے خوش ہوتے اور جانے پر مجبوری سے رخصت دیتے تھے۔ کثرت سے آنے جانے والوں کو بہت ہی پسند فرماتے تھے۔ آپ چاہتے تھے کہ لوگ یہاں بار بار آئیں۔ آپ آمد سے ذرا بھی نہ اکتاتے تھے۔ بلکہ فرمایا کرتے کہ جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے پر اس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے پر ہم پر بوجھ ہوگا۔ اسے ڈرنا چاہئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔

آپ خود فرماتے ہیں۔

مہمان جو کر کے الفت آئے بصد محبت
دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت
پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقتِ رخصت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

دینی معلومات

سوال:۔ بیرون ہندوستان جماعت احمدیہ کا پہلا دعوت الی اللہ کا مرکز کب کہاں اور کس کے ذریعہ قائم ہوا۔

جواب:۔ ۲۸ جون ۱۹۱۴ کو لندن میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے ذریعے قائم ہوا۔

سوال:۔ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کب شروع ہوئی۔

جواب:۔ حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے عہد مبارک میں ۱۹۲۲ء میں۔

سوال:۔ ممالک بیرون میں سب سے پہلی تعمیر ہونے والی بیت کون سی ہے۔

جواب:۔ بیت الفضل لندن۔ ۱۹۲۴ء میں حضرت امام جماعت الثانی نے بنیاد رکھی اور ۱۹۲۶ء میں تکمیل پذیر ہوئی۔

سوال:۔ لجنہ اماء اللہ کی مختصر تاریخ بتایئے۔

جواب:۔ حضرت امام جماعت الثانی نے ۱۵- دسمبر ۱۹۲۲ء کو یہ تنظیم قائم فرمائی۔ حضرت امام جان کی خدمت میں ممبرات لجنہ اماء اللہ نے صدارت کے لئے درخواست کی۔ چنانچہ پہلا اجلاس آپ کی صدارت میں شروع ہوا۔ مگر دوران اجلاس آپ نے حضرت ام ناصر کو صدر نامزد فرمایا جو قریباً ۴۱-۱۹۴۰ء تک صدر رہیں۔ اس عرصہ میں

باقی صفحہ ۷ پر

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

۱۹۹۰ء کی بات ہے میں لندن سے مانچسٹر اپنے بیٹوں (جو ان دنوں میلفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرتے تھے) انور اقبال سیفی اور اظہر اقبال سیفی کے پاس چند روز قیام کرنے کے لئے گیا ہوا تھا۔ اس دوران لندن سے محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد کا فون ملا۔ جو پیغام مجھے فون پر دیا گیا وہ بعض دیگر دوستوں کو جو لندن ہی میں مقیم تھے ایک خط کے ذریعے پہنچایا گیا۔ میں اس پیغام کو پیش کرنے کے لئے وہ خط ہی نقل کر دیتا ہوں کیونکہ جب میں لندن واپس آیا تو اس کی ایک کاپی مجھے بھی دی گئی۔ لکھا تھا:۔

مکرمی و محترمی (سلام و دعا) برطانیہ کے مشنوں اور جماعتوں کے دورہ کے لئے وفد کی روانگی (اللہ نے چاہا تو) کل صبح بتاریخ ۱۳ اگست بروز سوموار صبح ۸ بجے۔ ۸۴ گرڈوڈ روڈ سے ہوگی آپ سے درخواست ہے کہ اس پروگرام کے مطابق وقت سے کچھ پہلے تیار رہیں۔ تاکہ وقت پر روانگی ہو سکے۔ اپنے ذاتی استعمال کی ضروری اشیاء اپنے ساتھ رکھیں۔ مشنوں میں طعام و قیام کا انتظام کروا دیا گیا ہے۔ ۱۹۔ اگست بروز اتوار شام کو لندن واپسی ہوگی۔ (اللہ نے چاہا تو) مکرم و محترم مولانا نسیم سیفی صاحب اس وفد کے امیر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ اور یہ سفر ہر لحاظ سے بابرکت اور پر لطف رہے۔ آمین۔

جن دوستوں کو یہ خط دیا گیا تھا۔ ان کے نام یہ ہیں سب سے پہلے خاکسار کا نام ہے (امیر قافلہ) اس کے بعد مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل۔ مکرم سید عبدالحی صاحب۔ مکرم محمد اسلم صاحب صابر۔ مکرم ملک خالد مسعود صاحب۔ مکرم منظور احمد صاحب گجراتی۔ مکرم محمد انعام صاحب غوری۔ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی مکرم منیر احمد صاحب خادم۔ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب اور مکرم محترم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب۔ ان کے علاوہ اگرچہ اس وفد میں شامل تو نہیں تھے لیکن چونکہ موٹر انہوں نے ڈرائیو کرنی تھی۔ اس لئے وہ بھی یوں سمجھ لیجئے کہ اس وفد کے بارھویں ممبر ہو گئے۔ ان کا نام ہے مکرم ناصر احمد صاحب۔

اس دورے کا جو پروگرام بنایا گیا وہ کچھ یوں ہے۔

۱۳۔ اگست۔ سوموار۔ روانگی صبح آٹھ بجے۔ آکسفورڈ سے ہوتے ہوئے سٹریٹفورڈ آپان ایون STRAT FORD UPON AVON اور شام کو برمنگھم۔

رات ساڑھے سات بجے تربیتی اجلاس (قیام برمنگھم)

۱۴۔ اگست منگل۔ روانگی از برمنگھم۔ آمد مانچسٹر۔ بعد دوپہر نارتھ ویلز۔ ۸ بجے شام تربیتی اجلاس۔ مانچسٹر (قیام مانچسٹر)

۱۵۔ اگست۔ بدھ۔ روانگی از مانچسٹر۔ لیک ڈسٹرکٹ دیکھتے ہوئے۔ آمد گلاسگو۔ ۹ بجے شام تربیتی اجلاس گلاسگو (رات گلاسگو)

۱۶۔ اگست ۔ جمعرات۔ سیر لاخ لومونڈ LOCH LOMOND بعد دوپہر ایڈنبرا۔ شام کو واپسی گلاسگو (رات گلاسگو)

۱۷۔ اگست جمعہ۔ علی الصبح روانگی از گلاسگو۔ ایڈنبرا سے ہوتے ہوئے ہارٹلے پول۔ جمعہ ہارٹلے پول میں۔ پھر بریڈ فورڈ۔ ۸ بجے تربیتی اجلاس بریڈ فورڈ (قیام بریڈ فورڈ)

۱۸۔ اگست۔ ہفتہ۔ سیر بریڈ فورڈ۔ بعد دوپہر آمد ہڈرز فیلڈ۔ شام کو تربیتی اجلاس (قیام ہڈرز فیلڈ)

۱۹۔ اگست۔ اتوار۔ روانگی ہڈرز فیلڈ۔ دوپہر لیسٹر میں۔ شام کو واپسی لندن۔

اس سارے دورے کے دوران بہت سے پاکستانی اور انگریز احمدی دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ سب کے نام تو بہرحال اس جگہ ریکارڈ کرنا ممکن نہیں ہے اور یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ ان میں سے اکثر نام یاد ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوتا ہے کہ متعدد افراد سے اگر ملا جائے تو حقیقتاً ایک دو نام ہی یاد رہتے ہیں۔ آکسفورڈ میں مکرم حمید اللہ صاحب اور مکرم مرزا عبدالحکیم صاحب' برمنگھم میں مکرم غلام احمد صاحب خادم اور مکرم مطیع اللہ صاحب درد' مانچسٹر میں مکرم عبدالغفار صاحب عابد اور مکرم رشید ظفر صاحب' ہارٹلے پول میں مکرم ڈاکٹر حمید احمد صاحب اور متعدد انگریز دوست جن میں مسٹر بل اٹکنسن بھی شامل تھے۔ بریڈ فورڈ میں ملک عبدالباری صاحب اور مکرم بشارت امینی صاحب' ہڈرز فیلڈ میں مکرم عبدالمنان صاحب طاہر اور مکرم شاہد صدیقی صاحب۔ یہاں سیر کے دوران بعض سکھ حضرات سے بھی بڑی دلچسپ ملاقات ہوئی۔ بریڈ فورڈ میں مسٹر طاہر سیلبی جو ہمارے مربی ہیں اور دعوت الی اللہ میں خدا کے فضل سے دن رات مگن' ان کا نام بھی شامل ہے۔ لیسٹر میں مکرم مرزا محمد اکرم صاحب اور صدیقی صاحب شاہد صدیقی صاحب جن سے ملاقات ہڈرز فیلڈ میں ہوئی تھی۔ وہ ایک مختلف دوست ہیں۔ گویا کہ اب یہ یاد پڑتا ہے کہ ایک صدیقی صاحب ہڈرز فیلڈ میں ملے اور ایک صدیقی صاحب سے لیسٹر میں ملاقات ہوئی۔

اس دورے کو کاغذی ہے پیرہن میں اس لئے شامل کیا جا رہا ہے کہ ہم جہاں بھی گئے جماعت کے دوستوں کے ساتھ تصاویر لینے کا موقعہ ملا۔ سیر کے دوران میں بہت سی تصاویر لی گئیں۔ اور سفر کے دوران بھی کئی مواقع پر تصویریں لینے کا موقع بنا۔

اس وقت دو تصویریں پیش نظر ہیں۔ ایک تصویر میں تو سید عبدالحی صاحب مکرم محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب مکرم ملک خالد مسعود صاحب اور مکرم چوہدری ابراہیم صاحب ہیں۔

یہ سب دوست انگلستان میں سڑکوں کی کتاب دیکھ رہے ہیں۔ محترم صوفی صاحب تو اس کتاب کو اتنے غور سے دیکھ رہے ہیں گویا کسی کالج میں عربی کی کلاس لے رہے ہیں۔ ملک مسعود صاحب نے بھی اپنی انگلیوں سے اس کتاب کو نوازا ہوا ہے اور کسی جگہ کی تلاش میں ہیں۔

محترم سید عبدالحی صاحب اگرچہ اس گروپ میں کھڑے ہیں لیکن وہ اور چوہدری ابراہیم صاحب اس پر جھکے ہوئے نہیں۔ بے نیازی کا رنگ ہے کہ صرف کتاب کو دیکھ رہے ہیں۔ کتاب میں سے جس شہر یا جس سڑک کا پتہ معلوم کرنا ہے اس کی تلاش نہیں ہے۔ اور دوسرے تین چار دوست جن کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے اس کتاب کو دیکھ رہے ہیں اور اس کی سڑکوں پر انگلیاں پھیر کر دیکھ رہے ہیں کہ کس سڑک پر جانا ہے۔ یہ بات تو نہایت اچھی ہے کہ انگلستان کے سب بڑے شہروں کے لئے ایسے ایسے نقشے موجود ہیں کہ آپ بڑی سے بڑی سڑک سے لے کر چھوٹی سے چھوٹی گلی تک ان میں دیکھ سکتے ہیں اور جو پتہ چاہیں آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ کتابیں اتنی بڑی بڑی ہیں کہ نو واردان جیسے کہ ہم تھے۔ ان کے لئے کوئی ایسی آسان بات بھی نہیں کہ شہر بھی تلاش کر لیا جائے۔ اور شہر میں جس گلی میں جانا مقصود ہے اسے بھی پا لیا جائے۔ لیکن بہرحال ہمارے ساتھ جو دوست موٹر ڈرائیو کر رہے تھے وہ اس معاملہ میں خاصے تجربہ کار تھے۔ کتاب پکڑتے تھے۔ دو چار ورق پلٹتے تھے اور جھٹ سے ایک مقام پر انگلی رکھ دیتے تھے جہاں ہمیں جانا مقصود ہوتا۔ اگرچہ وہ بھی تلاش ہی کرتے تھے۔ لیکن تلاش کرنے کا انداز بھی ان کا مختلف تھا بعض لوگ تلاش کرتے ہیں اور خاصا عرصہ بھٹکتے ہی رہتے ہیں۔ اور بعض لوگوں کی تلاش ایسی ہوتی ہے کہ وہ ذرا سا دیکھ کر اپنی انگلی رکھتے ہیں تو اسی مقام پر پڑتی ہے جس مقام پر جانا مقصود ہوتا ہے۔ ہمارے موٹر ڈرائیو کرنے والے بالکل ایسے ہی تجربہ کار تھے۔

اگرچہ یہ دورہ خاصا لمبا تھا اور کتاب کی اکثر ضرورت پیش آتی تھی۔ لیکن کتاب میں سے منزل مقصود کا تلاش کرنا ان کے لئے کچھ مشکل نہ تھا۔

اس کے علاوہ ایک اور تصویر بھی ہے جس میں گیارہ افراد کھڑے ہیں۔ اگرچہ گیارہ افراد کا تو قافلہ تھا اور موٹر ڈرائیو کرنے والے صاحب بارھویں تھے۔ لیکن چونکہ کیمرے کی ڈیوٹی میرے سپرد تھی۔ اس لئے ان تصاویر میں سے اکثر تصاویر میں شامل نہیں ہوں۔

جو لوگ ان تصاویر میں موجود ہیں جب وہ ان تصاویر کو دیکھتے ہوئے اپنی تصور کی آنکھ سے بھی ان پر نظر ڈالیں گے تو انہیں میں بھی نظر آ جاؤں گا۔ اگرچہ اس گروپ میں جس کی تصویر لی گئی ہے میں موجود نہیں ہوں۔

اس دوسری تصویر کی خوبی یہ ہے کہ سارا دن سیر کرتے ہوئے ایک جگہ پر ساحل سمندر کے کنارے جہاں خاصا لمبا لمبا گھاس ہے۔ وہاں کھڑے ہو کر نہ صرف پانی کا نظارہ کیا بلکہ تصویر بھی لی اور تصویر میں خدا کے فضل سے سب کے سب دوست موجود ہیں۔ ان کی یادیں ہمیشہ تازہ رہیں گی۔

جیسا کہ اس دورے کے پروگرام میں کہا گیا ہے۔ مختلف مقامات پر شام کے وقت تربیتی جلسے کئے گئے۔ وفد کا لیڈر ہونے کی وجہ سے اکثر صدارت مجھی کو کرنی پڑتی تھی لیکن خدا کے فضل سے تمام کے تمام دوست کسی نہ کسی موضوع پر خطاب کرتے تھے اور یہ بات جماعت کے لئے بڑی دلچسپی کا باعث تھی۔ اور معلومات افزا بھی۔ خاکسار نے تو زیادہ تر ان تمام مجالس میں انگریزی زبان میں تقاریر کیں۔ قادیان سے آئے بعض دوستوں نے بھی انگریزی ہی میں تقاریر کیں۔ انگریزی میں اس لئے تقریر کی جاتی تھی کہ بڑی عمر کے لوگ تو اردو جانتے تھے لیکن چھوٹی عمر کے بچے زیادہ تر انگریزی ہی سے مانوس تھے۔ چونکہ وہ انگریزی ہی پڑھتے ہیں انگریزی ہی بولتے ہیں اس لئے انہیں انگریزی کی زیادہ سمجھ آتی ہے بعض مقامات پر بچوں نے سوال کیا کہ آپ الفضل کے ایڈیٹر ہیں۔ تو کیا آپ کو ہمارا خیال نہیں آتا۔ کہ اسے انگریزی دان بھی پڑھیں الفضل گھر میں آتا ہے تو امی ابو تو پڑھتے ہیں لیکن ہمارے لئے اس کا پڑھنا اتنا آسان نہیں ہم پڑھنے کی کوشش بھی کریں۔ تو بہت سے الفاظ کی سمجھ نہیں آتی اس لئے کیا یہ ممکن نہیں کہ آپ اس کا ایک حصہ انگریزی میں شائع کریں خاکسار کے لئے بچوں کے اس مطالبے کے متعلق کچھ کہنا آسان بات نہ تھی بہرحال خاکسار انہیں یہ بتاتا رہا کہ ہماری عالمگیر جماعت تو ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے

باقی صفحہ ۷ پر

محمودہ سیفی

بشکریہ پاکستان ٹائمز ۱۰- جون ۱۹۹۴ء

زندہ اجسام کی معجزاتی حیثیت

ایک زندہ جسم تخلیق کا ایک ایسا شاہکار ہے جو دنیا کی ہر صنعت کاری سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ اس تخلیق کا نکتہ کمال اللہ تعالیٰ کی تمام تخلیقات میں سے وہ ہے جسے ہم انسان کہتے ہیں۔ قدرت کے اس شاہکار میں اعلیٰ ترین جسمانی اور روحانی قدریں جمع ہیں۔ اس زندہ جسم کی تخلیق کے مطالعہ میں بہت سے عجائبات سامنے آتے ہیں۔ اور ہماری بصیرت اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ تخلیق کار نے اس تخلیق میں کیا کیا حسن بھر دئے ہیں۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اس تخلیق کے حسن کا صحیح معنوں میں ادراک کریں۔ یہ ہمیں اندازہ لگانے میں مدد دیتی ہے یعنی عظیم ذمہ داری۔ زندگی جو ہمیں عطا کی گئی ہے ایک ایسی زندگی جسے نہایت مفید بنایا جاسکتا ہے اور اسے نہایت شاندار طریق پر اور مثبت انداز سے اس کی تمام صلاحیتوں کو جو ہمیں دی گئی ہیں استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم محض اپنی غفلت کے نتیجہ میں ضائع کر دیں۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اسے کس طرح پر بسر کرتے ہیں۔ کیا اسے ایسی زندگی بناتے ہیں جو قائم رکھنے کے قابل ہو یا ہم اسے بے کار گزار دیتے ہیں۔ جس کے متعلق افسوس سے کہا جا سکتا ہے کہ ہم یہ طے کریں کہ ہم نے کیا کرنا ہے۔ کہ ہم اسے صحیح معنوں میں ایک خوبصورت زندگی بناتے ہیں۔ یا محض زندگی گزارنے کے افسوس ناک طرز عمل سے اپنی زندگی کو ضائع کر دیتے ہیں۔

جانداروں کے اجسام بہت چھوٹی چھوٹی اکائیوں سے بنے ہوتے ہیں۔ جن کو سیل کہا جاتا ہے۔ جس طرح ایک بہت بڑی عمارت چھوٹی چھوٹی اینٹوں سے بنی ہوتی ہے اسی طرح یہ سیل جسم کی تشکیل کرتے ہیں اگرچہ سیل صرف ایک پن کی نوک یا اس سے بھی کم حجم سے بھی چھوٹا ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود یہ ایک مکمل زندہ اکائی ہے۔ اور وہ تمام کام جو ایک زندگی کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہوتے ہیں وہ یہ سیل کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ اتنی چھوٹی سی جگہ گھیرنے کے باوجود یہ سیل خوراک سے قوت پیدا کرنے کا کام کمال قابلیت سے کرتا ہے۔ پھر اس قوت کو استعمال کر کے کئی دیگر مفید اشیاء بھی تیار کرتا ہے۔ ان اشیاء کو دوسرے خلیوں تک پہنچاتا بھی ہے اور ان کی ضروری مقدار کو سٹور بھی کرتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ان تمام کاموں کو کمال درستگی سے منضبط بھی کرتا ہے' اور یہ کنٹرول اور ضبط صرف سیل اپنی ذات میں ہی نہیں بلکہ دوسرے نزدیکی سیلوں کے ساتھ مل کر اپنا کام سرانجام دیتا ہے۔ اور یہ سب کام اس طرح پر ہوتا ہے۔ کہ بہت سارے سیلوں کی متحدہ سرگرمیوں کی وجہ سے جسم کے کسی خاص عمل کی تکمیل ہوتی ہے۔

سیلوں کا ایک گروپ ایک ٹشو بناتا ہے۔ اور پھر یہ تمام ٹشو آپس میں مل کر اعضا بناتے ہیں۔

جیسے آنکھ گردے وغیرہ۔ پھر کئی اعضا مل کر ایک نظام بناتے ہیں اور پھر یہ تمام نظام مل کر اور ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہو کر ایک زندہ جسم کو وجود میں لاتے ہیں۔ اس طرح سے انتہائی پیچیدہ لیکن نظر نہ آسکنے والی اکائیاں ایک غیر معمولی وجود کو بناتی ہیں۔ جو حرکت کر سکتا ہے' جو محسوس کر سکتا ہے' جو رد عمل دکھا سکتا ہے جو اپنے دشمنوں اور بیماریوں کے خلاف اپنا دفاع کر سکتا ہے۔ جو جسم کے اندر ہونے والی ٹوٹ پھوٹ کی خود ہی مرمت کر سکتا ہے جو پھل پھول سکتا ہے۔ جو اپنی نسل کو بڑھا سکتا ہے تاکہ اس کا تسلسل قائم رہ سکے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس تخلیق کی سب سے اعلیٰ شکل یعنی انسان جو سوچ سکتا ہے تاکہ وہ فطرت اور زندگی کے رازوں کی تحقیق کر سکے۔ تاکہ اس کی نسل مسلسل بہتری کی طرف رواں دواں رہے۔ آرٹ اور شاعری کے خوبصورت نمونوں کی تخلیق کر سکے۔ مادہ کو ایسی شکلوں میں تبدیل کر سکے جو کہ زیادہ سے زیادہ فائدہ مند ہوں۔ اور ایسی اعلیٰ ترین مشینری بنا سکے جو کہ صرف زمین کو فتح کرنے کے ہی کام نہ آئے بلکہ خلاء کو بھی دور دور تک تسخیر کر لے۔

زندہ جسم کو ایک لفافہ میں ملفوف رکھا گیا ہے جس کو جلد کہا جاتا ہے۔ یہ جلد جسم کا سب سے بڑا عضو ہے۔ اگرچہ ہمیں یہ صرف ایک بھوری سطح ہی لگے لیکن پھر بھی یہ ایک بہت پیچیدہ ساخت رکھتی ہے۔ جلد کے صرف ایک انچ مربع رقبے میں دس لاکھ سے زیادہ سیل ہوتے ہیں اتنی جگہ میں خون کی ۳ فٹ نالیاں ۱۲ فٹ اعصاب اور سو کے قریب پسینہ نکالنے والے غدود ہوتے ہیں۔ جلد ہمارے اندرونی اعضاء کی حفاظت کرتی ہے اور ضرر رساں چیزوں کو جسم میں داخل ہونے سے روکتی ہے۔ یہ ایک بڑا محسوس کرنے والا عضو ہے جو باہر کے ماحول سے اخذ کر کے مختلف قسم کے احساسات کی خبر اندر کے حصہ کو بہم پہنچاتا ہے۔ یہ عضو پانی کے ضیاع کو روکتا ہے جسم کے ٹمپریچر کو منضبط کرتا ہے اور ان کے علاوہ کئی دوسرے کام کرنا بھی اس کی ذمہ داری ہے۔ یہ چونکہ جسم کا سب سے باہر والا حصہ ہوتا ہے اس لئے یہ مسلسل ٹوٹ پھوٹ کا شکار رہتا ہے اور اگر فطرت نے اس کو ایک خاص چیز مہیا نہ کی ہوتی تو یہ جلد ہی مکمل طور پر ختم ہو جاتی جلد کی سب سے باہر کی تہہ مردہ سیلوں سے بنی ہوئی ہوتی ہے۔ اور یہی وہ سیل ہوتے ہیں جو باہر کے ماحول سے متاثر ہو کر ختم ہو چکے ہوتے ہیں۔ ان کی جگہ لینے کے لئے جلد کی ایک خاص تہہ ان میں مسلسل نئے سیل شامل کرتی رہتی ہے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ جلد کی باہر کی تمام تہہ ہر ۱۵ دن سے لے کر ۳۰ دن میں بالکل بدل دی جاتی ہے اس طرح سے یہ نازک مگر انتہائی اہم عضو سالہا سال تک انتہائی قابلیت سے اپنا کام جاری رکھتا ہے۔

زندہ مشین کو کام کرنے کے لئے انرجی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ انرجی اس خوراک سے حاصل کی جاتی ہے جو ہم کھاتے ہیں' ہضم شدہ خوراک آکسیجن کے ساتھ کیمیائی عمل کرتی ہے۔ اور اس طرح انرجی پیدا ہوتی ہے۔ چونکہ جسم کے ۱۰ ملین سیلوں کو انرجی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے معدہ سے ہضم شدہ خوراک اور پھیپھڑوں سے حاصل شدہ آکسیجن کو ان سیلوں تک بہم پہنچانا ہوتا ہے۔ قدرت نے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک عظیم الشان ٹرانسپورٹ سسٹم مہیا کیا ہوا ہے۔ جسم کے تمام ٹشوز میں سے ایک بہت بڑی تعداد میں چھوٹی چھوٹی ٹیوبیں گذرتی ہیں۔ یہ کیپلریز' آرٹریز اور نسوں پر مشتمل ہوتی ہیں اور اگر ان کو ایک دوسرے سے ملا کر ایک لمبی رسی کی شکل دی جائے تو ان کی لمبائی ناقابل یقین عدد یعنی دس ہزار میل تک پہنچتی ہے۔ ان میل ہا میل لمبی ٹیوبوں میں پانچ کوارٹز خون بہتا رہتا ہے۔ اور یہ خون جسم کے ان حصوں کو خوراک بہم پہنچاتا ہے اور ان سے مضر مادوں کو واپس لے جاتا ہے۔ خون کا یہ مسلسل بہاؤ دل کے ذریعے برقرار رکھا جاتا ہے۔ یہ عضو اگرچہ وزن میں پاؤ بھر سے تھوڑا ہی زیادہ ہوتا ہے تاہم یہ ہر روز ایک ٹن وزن کو زمین سے ۵۰ فٹ تک اوپر اٹھانے کا برابر کام کرتا ہے۔ یہ ہر روز دس ہزار دفعہ سے زیادہ بار دھڑکتا ہے۔ اور یہ کام یہ عضو صرف دنوں تک ہی نہیں کرتا بلکہ سالہا سال تک کرتا رہتا ہے۔ اور یہ اس زندگی بخش مائع کو دس ہزار سے لے کر بارہ ہزار لمبی نالیوں میں پمپ کرتا ہے اور کبھی آرام کے لئے نہیں رکتا بلکہ اپنا یہ فرض مسلسل ادا کرتا رہتا ہے یہ ایک ایسی نعمت ہے جس کا ہم میں سے اکثر اندازہ ہی نہیں کر سکتے۔

جسم کے اندر ایک کثیر تعداد میں کیمیائی عمل ہوتے رہتے ہیں ان کیمیائی عملوں کے نتیجہ میں ایسے مواد بنتے ہیں جو زندگی کو قائم رکھنے کے لئے ازحد ضروری ہیں۔ ان کیمیائی عملوں کے دوران کئی بائی پراڈکٹس بھی بنتی ہیں۔ جن کو اگر جسم میں جمع ہونے دیا جائے تو جسم کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس لئے سیلز کو صاف رکھنا بہت ضروری ہو جاتا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے قدرت نے ایک قابل ذکر صفائی کا انتظام بھی مہیا کر رکھا ہے۔ تمام سیلز سے یہ مضر مادے خون کے دوران اس میں شامل کر دیتے ہیں پھر اس گندے خون کو صاف کرنے کا کام گردے کرتے ہیں۔ جو کہ ان مادوں کو جسم سے خارج کرنے والا بنیادی عضو ہے۔ صحت مند اور مضر مادوں کو آپس میں علیحدہ کرنے کا کام حیرت انگیز سرعت سے ہوتا ہے۔ ہر منٹ میں گردے ۱.۳ لٹر خون صاف کرتے ہیں۔ جو کہ ایک فیملی سائز پیپسی کولا سے زیادہ مقدار ہے۔ (کیونکہ پیپسی کولا بوتل ایک لٹر کی ہوتی ہے) ہر تین یا چار منٹ میں تمام خون صاف کر دیا جاتا ہے۔ اور ایک گھنٹے میں تمام خون بیس دفعہ صاف کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ کام اتنی خاموشی اور اتنی عمدگی سے کیا جاتا ہے کہ ہمیں معلوم بھی نہیں ہوتا۔ درحقیقت ہم میں سے اکثریت اس عظیم الشان مشینری کو جانتے بھی نہیں ہیں جو ہمارے جسم کے اندر کام کر رہی ہے ہمارے جسم میں جس قدر مائعات ہیں (اور یہ ہمارے وزن کا ۲/۳ ہوتے ہیں) وہ ہر روز پندرہ دفعہ صاف کئے جاتے ہیں۔ اور ان کی مقدار تقریباً پچاس گیلن کے قریب ہوتی ہے۔ اس تمام مائع کی کل مقدار گردوں میں سے ہو کر گذرتی ہے۔ گردے ان کے مفید حصے واپس خون میں داخل کر دیتے ہیں۔ اور بقیہ تقریباً ۱/۱۰۰۰ واں حصہ پیشاب کے راستے جسم سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔

انسانی جسم کا سب سے زیادہ حیران کن عجوبہ اس کا دماغ ہے۔ یہ اسی دماغ کا کرشمہ ہے کہ انسان بقیہ تمام مخلوقات سے ہر معاملہ میں برتر ہے اور اسی کی وجہ سے انسان کو اشرف المخلوقات کا لقب دیا گیا ہے لیکن اس اکائی میں موجود تمام قابلیتوں کا اگر غلط استعمال کیا جائے تو یہی اشرف المخلوقات انتہائی پستیوں میں بھی گر سکتا ہے۔ دماغ کی ساخت انتہائی پیچیدہ ہے۔ اور باوجود اس تمام عقل و خرد کے جو جسم کے اس حصے کے ذریعے انسان کو عطا ہوئی ہے ہم ابھی تک اس کے کئی راز معلوم نہیں کر سکے ہیں دماغ کے مختلف حصوں کے ذمہ مختلف کام لگائے گئے ہیں۔ تمام احساسات جو ہم محسوس کرتے ہیں ان پیغامات کی وجہ سے ہوتے ہیں جو نسوں کے ذریعہ دماغ کو پہنچائے جاتے ہیں۔ جن کا تمام جسم میں ایک جال بچھا ہوا ہے۔ اس سسٹم کی پیچیدگی کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ

باقی صفحہ ۷ پر

بین الممالکی حالات - واقعات - شخصیات

مشرق وسطیٰ / حالات میں تیزی سے تبدیلی

مشرق وسطیٰ میں حالات تیزی کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں۔ تنظیم آزادی فلسطین نے اپنا اقتدار قائم کرنے کے لئے جو حصہ اسرائیل سے واپس لیا ہے وہاں وہ روز بروز مضبوط ہو رہے ہیں۔ اگرچہ اسی مضبوطی سے یہ خطرہ بھی پیدا ہو رہا ہے کہ اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کے درمیان نہ صرف ذہنی تصادم پیدا ہو بلکہ جسمانی تشدد کی لہر بھی بھڑک اٹھے۔ لیکن بہرحال حالات سرعت کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں۔ گذشتہ روز اسرائیل کے وفد اور اردن کے وفد نے اپنی اپنی سرحدوں کی آخری حد پر بیٹھ کر ایک دوسرے سے گفت و شنید کی۔ کہا جاتا ہے کہ اس گفت و شنید کے نتیجہ میں بعض معاہدات بھی طے پا گئے ہیں۔ اس گفت و شنید کے بعد شاہ حسین اور ایزک رابین واشنگٹن میں ایک دوسرے سے ملے۔ اور دونوں نے اسی خیال کا اظہار کیا کہ ایک نئے اچھے دور کا آغاز ہو رہا ہے۔

اگرچہ شام ابھی تک کسی ایسے امن معاہدہ کے لئے تیار نہیں اس کا تقاضا ہے کہ جولان پہاڑیاں خالی کی جائیں تو پھر امن کی بات ہو سکتی ہے۔ جبکہ اسرائیل کا کہنا ہے کہ جولان پہاڑیاں آہستہ آہستہ خالی کر دی جائیں گی۔ لیکن امن فوری طور پر قائم ہو جانا چاہئے۔ اب گذشتہ روز مصر کے صدر حسنی مبارک اور اسرائیل کے وزیر اعظم یزک رابین نے ملاقات کر کے بعض اہم امور پر غور کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اسی ملاقات کے دوران جو فیصلے ہوں وہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے عمل کو مزید آگے بڑھا سکیں۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل

ایمنسٹی انٹرنیشنل تمام ملکوں کے متعلق رپورٹیں شائع کر رہتی ہے کہ وہاں کس کس طرح انسانی حقوق کی پامالی ہو رہی ہے۔ ان رپورٹوں کا اصل مطلب تو یہ ہوتا ہے کہ مقامی حکومتیں اس بات کی طرف توجہ دیں اور اپنے شہریوں کو ان کے حقوق دے کر سرخرو ہوں۔ لیکن ایک اور فائدہ ان رپورٹوں کا یہ ہوتا ہے کہ اگرچہ مقامی حکومتیں ان پر عمل نہ بھی کریں تو عالمی ضمیر کو بیدار کیا جاتا ہے۔ عالمی رائے عامہ کسی ملک کے حق میں یا اس کے خلاف کی جا سکتی ہے۔ جب تک کسی ملک کے خلاف عالمی رائے عامہ کا اظہار نہ ہو عام طور پر وہ ملک کسی تبدیلی کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اگرچہ عالمی رائے عامہ بذات خود تو کسی ملک میں بھی دخل اندازی نہیں کر سکتی۔ لیکن بہت سے عوامل ایسے ہیں جن سے ملکوں کے آپس کے تعلقات متاثر ہوتے ہیں اور تعلقات کا اس طرح متاثر ہونا ہی بعض ملکوں کو مجبور کر دیتا ہے کہ وہ تبدیلیاں لائیں۔

کُرد / عیسائی جھگڑا

اب تک عراق میں عراقیوں اور کردوں کا جھگڑا چلتا رہا ہے۔ کردوں نے نہ صرف عراق میں بلکہ ترکی میں بھی ایسی تنظیمیں قائم کر رکھی ہیں جو عمومی حالات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اب کردوں کا عیسائیوں کے ساتھ جھگڑا بھی سامنے آیا ہے۔ عیسائی کردوں کو اس بات کا الزام دیتے ہیں کہ انہوں نے زمینیں ہتھیالی ہیں۔ اور جیسا کہ سب جانتے ہیں کوئی قوم یا کوئی دھڑا باقی سب چیزیں قربان کر سکتا ہے لیکن اپنی زمین کسی دوسرے کے ہاتھ میں دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ اب عیسائیوں اور کردوں کا آپس میں اس موضوع پر جھگڑا اچل نکلا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس جھگڑے سے عراقی باشندوں کو سانس لینے کا موقعہ مل جائے۔

عراق / نقصانات کی تلافی

گذشتہ خلیج کی جنگ کے بعد عراق پر پابندیاں لگائی گئی تھیں جن کے نتیجہ میں اس کے بیرون ملک اثاثے منجمد کر دیئے گئے تھے۔ اور تیل کی فروخت بھی بند کر دی گئی تھی۔ عراق کو ان پابندیوں کی وجہ سے خاصا نقصان پہنچا ہے۔ لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ باوجود ان پابندیوں کے اور اندرون ملک بے تحاشا تباہی کے عراق پھر اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل ہو گیا ہے۔ بہت سا عراقی تباہ شدہ حصہ دوبارہ تعمیر کر لیا گیا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ ہر قسم کی تباہی کے نشانات عنقریب ختم کر دیئے جائیں گے۔ اب اس بات کا بھی امکان پیدا ہو گیا ہے کہ آئندہ بہار کے موسم تک عراق کے خلاف جو پابندیاں لگی ہوئی ہیں انہیں ختم کر دیا جائے۔

روانڈا ہلاک ہونے والوں کی تعداد

روانڈا میں جولائی کے نصف کے لگ بھگ لاکھوں لوگ چند دن کے اندر ہجرت کر کے ہمسایہ ممالک میں جا کر پناہ گزین ہو گئے تھے یہ لوگ اپنی جانیں بچانے کے لئے تھے کیونکہ ان کا بری طرح قتل عام ہو رہا تھا۔ اور صرف ہوتو قبیلے سے تعلق رکھنا موت کا پروانہ بن جاتا تھا۔ اب اقوام متحدہ کے ادارے یونیسف کے نمائندہ نے بتایا ہے کہ مہاجر بن کر جانے والوں میں سے ۵۰ ہزار افراد مختلف وجوہات کی بناء پر ہلاک ہو چکے ہیں۔ ہلاکت کی وجوہات میں سفر کی تکالیف اور نامناسب حالات زندگی کے علاوہ متعدی بیماریاں ہیں جو تیزی سے انسانوں کو نگل رہی ہیں۔

فرانسیسی فوجی ترجمان نے بتایا ہے کہ موت کا شکار ہونے والوں میں بڑی تعداد عورتوں اور بچوں کی ہے۔ فرانسیسی فوجیوں کے مطابق انہوں نے حال ہی میں بلڈوزروں کی مدد سے دو بڑی اجتماعی قبریں کھودی تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہیضہ سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد میں کمی آنے کے بعد اب ایک اور زیادہ ہولناک بیماری پیچش پھیل گئی ہے اور اس کے نتیجے میں ہلاک ہونے والوں کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ مہاجرین کے کیمپوں میں گندے پانی کے استعمال کی وجہ سے ہیضہ پھیلا تھا۔ زائرے کی سرحد کے پاس ۱۲ لاکھ مہاجرین کیمپوں میں موجود ہیں اور ان کی زندگیاں اب پیچش نے جہنم بنا دی ہیں۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ ایک تہائی آبادی اس بیماری کا شکار ہے۔

برطانیہ اخبارات کی قیمتوں میں کمی کی جنگ

اس سے قبل یہ خبریں ملی تھیں کہ برطانیہ کے بڑے اخبارات نے قیمت کم کی ہے۔ یہ جنگ رکنے کی بجائے اب اس درجہ بڑھ گئی ہے کہ برطانیہ میں قیمتوں کی کمی کی اس جنگ نے اس سے قبل کبھی اتنی خراب صورت حال اختیار نہیں کی۔ اخبار "انڈی پنڈنٹ" جس کی اشاعت تیزی سے گر رہی تھی اس نے اپنی قیمت کم کر کے ۳۰ پنس کر دی ہے۔ یہ قیمت "دی ٹیلیگراف" کے برابر ہے۔ اب صرف گارڈین ایسا اخبار رہ گیا ہے جو سب سے مہنگا ہے۔ کیونکہ اس کی قیمت ۴۵ پنس ہے۔ چار بڑے سائز کے اخباروں میں قیمت کی یہ کمی اس حد تک اثر انداز ہو سکتی ہے کہ کمزور معیشت والے ایک یا دو اخبار بالکل ہی دم توڑ جائیں۔

ٹائمز کے مالک مسٹر روپرٹ مرڈوک وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے یہ سلسلہ شروع کیا تھا۔ وہ اپنی اشاعت کو بڑھانا چاہتے تھے جو ایک جگہ رک گئی تھی۔ ۲۴ جون کو مسٹر مرڈوک نے دوسری بار قیمت میں کمی کا اعلان کیا۔ انہوں نے قیمت چالیس پنس سے کم کر کے ۲۰ پنس کر دی۔ کیونکہ ان کو پتہ چلا کہ چالیس سے تیس پنس کرنے میں اس اخبار کی اشاعت میں ۵ لاکھ کا اضافہ ہو گیا ہے۔ ٹائمز کی اشاعت میں اس اضافے کا بڑا اثر انڈی پنڈنٹ پر پڑا۔ یہ اخبار مالی مشکلات کا شکار تھا۔ حالانکہ شروع میں یہ مضبوط مالی حیثیت کا مالک تھا۔ اور چار کوالٹی جرنلزم (باوقار صحافت) کے علامت اخبارات میں یہ بھی شامل تھا۔

دی ٹیلیگراف جو کئی سال سے منافع میں جا رہا تھا اور جس کی اشاعت دس لاکھ سے زائد تھی۔ اس نے ٹائمز سے خطرہ محسوس کیا اور اپنی قیمت ۴۸ سے کم کر کے ۳۰ پنس کر دی۔ ۴۰ سال کے عرصے میں پہلی بار ٹیلیگراف کی اشاعت اور سٹاک مارکیٹ میں اس کی ساکھ میں کمی ہوئی تھی۔

ٹائمز نے اپنی قیمت اب جو ۲۰ پنس تک کم کی ہے یہ انتہائی کمی ہے اور اس سے اخبار مالی مشکلات کا بھی شکار ہو رہا ہے۔ لیکن اس کا خیال ہے کہ اس کے اس اقدام کے اس کے اشتہارات میں اضافہ ہو گا کیونکہ اشاعت بڑھ گئی ہے اور نظر آ رہا ہے کہ کمزور اخبارات مارکیٹ سے غائب ہو جائیں گے۔

دی فنانشل ٹائمز جو ایک خصوصی اخبار ہے۔ وہ قیمتوں میں کمی کی اس جنگ میں شامل نہ تھا۔ وہ اپنی اشاعت کو ۶۵ پنس فی کاپی کی قیمت پر برقرار رکھے ہوئے ہے۔ یہ اس وقت مارکیٹ میں سب سے زیادہ قیمت کا اخبار ہے۔ اس کے بعد گارڈین ہے جو ۴۵ پنس کا ہے۔

یہ تو ذکر تھا بڑے سائز کے اخبارات کا لیکن چھوٹے سائز کے اخبارات جن کو TABLOID کہا جاتا ہے وہ اس جنگ سے پہلے ہی گذر چکے ہیں۔ یہاں بھی یہ جنگ مسٹر مرڈوک کے "سن" نے شروع کی تھی۔ جس نے اپنی قیمت ۱۸ پنس کر دی اور "مرر" کو اس کی پیروی کرنی پڑی۔ لیکن ٹیبلائڈز کی بات اور ہے وہ اپنی اشاعت میں اضافہ کے لئے جنس اور جرائم کا سہارا لیتے ہیں۔ اور انہیں سکینڈل تلاش کرنے کے لئے بڑی بڑی رقمیں خرچ کرنا پڑتی ہیں۔ قیمتوں کی اس جنگ میں دو ایک "اموات" کا بھی امکان ہے مگر اس سے معیاری اخبارات کے معیار پر بھی اثر پڑ رہا ہے۔ دی ٹائمز نے پہلے ہی خریداروں کو متوجہ کرنے کے لئے رنگین حصوں کا استعمال بڑھا دیا ہے۔

قیمتیں کم ہونے سے اخبار فروشوں کا کمیشن بھی کم ہو جاتا ہے اس سے اخبار فروش سخت پریشان ہیں۔ لیکن ابھی اخبار والوں نے اخبار فروشوں کو بھی خوش کیا ہوا ہے۔ جس وقت ٹائمز ۴۰ پنس کا تھا وہ اخبار فروشوں کو ۲۵ فیصد کمیشن دیتا تھا یعنی وہ ہر کاپی پر ۱۰ پنس وصول کرتے تھے۔ اخبار نے قیمت کم کر کے ۲۰ پنس کر دی لیکن اخبار فروش کو مسلسل ۱۰ پنس دیتے رہے جس کا مطلب ہے کہ انہوں نے اخبار فروشوں کا کمیشن ۲۵ فیصد سے بڑھا کر ۵۰ فیصد کر دیا۔ یہ سلسلہ کب تک چلے گا؟ اس کے بارے میں پیشگوئی کرنا مشکل ہے۔ کمیشن کی یہ شرح لازماً کم کرنی پڑے گی۔

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ صفحہ ۳

حضرت امتہ الحئی بیگم صاحبہ حضرت صالحہ بیگم صاحبہ حضرت سارہ بیگم صاحبہ اور حضرت ام طاہر صاحبہ نے جنرل سیکرٹری کے فرائض سر انجام دیئے۔ ۴۱-۱۹۴۰ء میں جب حضرت ام ناصر نے لمبی بیماری کے باعث چھٹی لی تو حضرت ام طاہر صدر منتخب ہوئیں۔ اور حضرت ام متین صاحبہ جنرل سیکرٹری۔ مارچ ۱۹۴۴ء میں حضرت ام طاہر کی وفات پر حضرت ام ناصر دوبارہ صدر چنی گئیں۔ اور آپ نے اپنی وفات ۳۱۔ جولائی ۱۹۵۸ء تک اس ذمہ داری کو نباہا۔ اگست ۱۹۵۸ء سے فرائض صدارت حضرت ام متین صاحبہ کے سپرد ہیں۔ ۱۹۲۸ء میں ناصرات احمدیہ کی تنظیم بھی لجنہ اماء اللہ کے ساتھ قائم ہوئی۔

سوال:۔ تحریک جدید کی ابتداء کب اور کس کے ذریعہ ہوئی۔

جواب:۔ حضرت امام جماعت الثانی نے اسے ۱۹۳۴ء میں جاری فرمایا اس کے ذریعہ بیرون ملک دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا جا رہا ہے۔

سوال:۔ تحریک جدید کے کتنے مطالبات ہیں۔ ان میں سے تین لکھئے۔

جواب:۔ کل ۲۵ ہیں۔ سادہ زندگی۔ وقف زندگی۔ وقار عمل۔

سوال:۔ تحریک جدید کے پہلے سال حضرت امام جماعت الثانی نے کتنی رقم کا مطالبہ کیا اور جماعت نے کس قدر ادا کی۔

جواب:۔ مطالبہ ۲۷ ہزار کا تھا۔ جماعت نے ۹۷ ہزار آٹھ سو اٹھاسی کی ادائیگی کی۔

بقیہ صفحہ ۴

اگر ہر ملک کے بچے یہ تقاضا کریں کہ ان کی مادری زبان میں بھی الفضل کا ایک حصہ شائع ہونا چاہئے تو یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں ہو سکتا۔ یہ جواب ان کی تسلی کا باعث بنتا تھا یا نہیں۔ یہ تو میں نہیں کہہ سکتا لیکن میں اپنے دل کو تسلی دے لیتا تھا کہ میں نے بہت اچھا جواب دیا ہے۔

چونکہ یہ تحریر اس دورے کی تفصیلات پر مشتمل نہیں ہے اس لئے چیدہ چیدہ باتیں کہہ دی گئی ہیں اصل مقصد یہ ہے کہ اس دورے کے دوران بہت سی تصاویر لی گئیں۔ دو کا تو ذکر کر دیا گیا ہے لیکن ہر جماعت کے ساتھ ہر سیر کے دوران اور سفر کے دوران بھی متعدد تصویریں لی گئی تھیں جی تو میرا یہ چاہتا ہے کہ ان ساری تصاویر کی ایک نمائش لگا دوں۔ اس لئے کہ دوستوں کو اس بات کا موقعہ ملے کہ وہ انگلستان کے مختلف مشنوں کو تصویر کے رنگ میں دیکھ سکیں اور ہمیں بھی ان بات سے خوشی حاصل ہو کہ ان دوستوں سے مل کر خدا کے فضل سے ایمان افزا کیفیت پیدا ہوئی۔ ہے بہر حال بعض دیگر تصاویر کے متعلق اللہ نے چاہا تو پھر کبھی کچھ باتیں عرض کی جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اس دورے کو ہر طرح سے بابرکت کرے۔ ہم ان تمام دوستوں کو جو ان تصاویر میں شامل ہیں اور ان کو بھی جو شامل نہ ہو سکے ہمیشہ یاد رکھیں گے اور ان کے لئے دست بدعا رہیں گے۔ ان سب دوستوں نے ہمارے دورے کو دلچسپ بھی بنایا اور ایمان افروز بھی کہ ان دوستوں کی ملاقات ہی ایمان افروزی کا باعث تھی۔

بقیہ صفحہ ۵

صرف انسانی سیریبرل کورٹکس (یعنی وہ حصہ دماغ جس کا تعلق یادداشت اور سوچنے سے ہے) پانچ لاکھ نسوں والے سیل ہوتے ہیں۔ اور یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس ٹشو کے ایک مکعب نصف انچ میں ایسے آپس میں جوڑ قائم کرنے والے دھاگے ہوتے ہیں جن کو اگر آپس میں لمبائی میں ملایا جائے تو ان کی لمبائی ایک ہزار کلومیٹر ہوگی یا یوں کہہ لیجئے کہ ایک کیوبک انچ میں آٹھ ہزار کلومیٹر نسوں والے دھاگے ہوں گے۔ اس بناوٹ کی پیچیدگی جتنی ہمہ گیر ہے اتنی ہی خوبصورت بھی ہے۔

زندگی ایسے ہی تمام ڈیزائنوں کا مجموعہ ہے فی الحقیقت زندہ جسم کی زندگی کی خوبصورتی اس سے کہیں زیادہ گہری ہے۔ یہاں اس کے چند پہلوؤں کا محض سرسری ساذکر کیا گیا ہے۔ انسانی بناوٹ کی خلیاتی سطح کو ہی دیکھیں تو زندگی کا حسن اتنا بے پناہ ہے کہ ہماری تعریف کی صلاحیتوں سے کہیں بالا ہے۔ اگر ہم زندگی جیسی انمول شے کے مالک ہونے کے اعزاز کو صحیح طور پر سمجھ سکیں ہمیں اپنی اس شرمندگی کا احساس ہونے لگے گا۔ کہ اس قیمتی شے کو کس طرح بے دریغ ضائع کر رہے ہیں اور خالق کی عظیم تخلیق کا مناسب حق ادا نہیں کر رہے۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس مادی دنیا میں اکثر افراد کا زندگی کے بارے میں نقطہ نظر یہی ہوتا ہے کہ "کھاؤ پیو اور موج اڑاؤ" اور ان کی زندگیوں کی تمام تر توانائی اور سارے وقت کا محور یہی موٹو ہوتا ہے۔ گویا ان کے پاس سوچنے کا وقت ہی نہیں ہے کہ تخلیق کی خوبصورتی اور عجائبات پر غور کر سکیں۔ اس زندگی پر جو صحیح طرز پر گزاری جا سکے۔

بقیہ صفحہ ۶

اس بارے میں خاص بات یہ بھی ہے کہ ہفتہ وار شائع ہونے والے اخبارات اس جنگ میں شامل نہیں سنڈے ٹائمز اب بھی ۹۰ پنس کا ہے جیسا پہلے تھا۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم خواجہ حفیظ احمد صاحب وزیر آباد ابن مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ کا نکاح ہمراہ محترمہ شازیہ منظور صاحبہ ساکن گجرات مورخہ ۱۸۔ مئی ۹۴ء کو مکرم عبدالواسع صاحب طاہر مربی سلسلہ گجرات نے بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ اس موقع پر محترم میاں غلام احمد صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ اس نکاح کو دونوں خاندانوں کے لئے بہت ہی مبارک فرمائے۔

○ مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب ابن مکرم ڈاکٹر ملک عطاء اللہ خان صاحب (وفات یافتہ) دارالرحمت وسطی کے نکاح کا اعلان مبلغ تیس ہزار روپیہ مہر پر مکرمہ امتہ الرحمان فوزیہ صاحبہ بنت مکرم ہمایوں اقبال اختر صاحب دارالنصر غربی ربوہ کے ساتھ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۹۴-۷-۲۵ کو بیت المبارک میں بعد نماز عصر پڑھا۔ مکرم ڈاکٹر نسیم اللہ صاحب مکرم ملک صلاح الدین صاحب "مولف اصحاب" کے بھتیجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت ہی مبارک فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم غلام نبی صاحب صراف طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۹۴-۷-۲۳ کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ آپ موصی تھے۔ آپ کی میت اسی روز ربوہ لائی گئی۔ نماز جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر انہوں نے ہی دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

حاصل مطالعہ

ماہنامہ انصار اللہ جولائی ۹۴ء کے شمارے میں سٹینڈنگ کمیٹی برائے رسومات شادی بیاہ کی رپورٹ شائع ہوئی ہے اور اس کے ساتھ ہی اس رپورٹ پر حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے ہیں) کا مفصل تبصرہ ہم اپنے قارئین کی توجہ اس اشاعت کی طرف مبذول کراتے ہیں۔ ضرور پڑھیں۔

قابل فروخت

○ دفتر ہذا کی دو عدد جیپیں C.J.5 C.J.7 قابل فروخت ہیں۔ خواہشمند حضرات درج ذیل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

دفتر صدر عمومی گولبازار ربوہ
فون 211516

بقیہ اخبار احمدیہ صفحہ ۱

محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے ہی دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

بقیہ صفحہ ۱

صواب نہیں۔ غرض یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس کام کے کرنے میں اجازت سرکاری ہے یا نہیں اور پھر اللہ کی رضا مقصود ہے یا نہیں۔ پس کام کرو خشیت الٰہی سے اور پھر اخلاص و صواب سے۔

(-) اللہ تعالیٰ کے احکام پر ایمان لاتے ہیں اور (-) پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعمال اور ترک اعمال میں کسی کو شریک نہیں کرتے۔ نیکی کو اس لئے کرے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے اور اسی کے لئے اس کو کرے۔ اور بدیوں سے اس لئے اجتناب کرے کہ خدا نے ان کو برا فرمایا۔ اور ان سے روکا ہے۔

(از خطبہ ۳۱۔ مارچ ۱۸۹۹ء)

دردوں سے فوری نجات
پینز کیوریٹو سمیل PAINS CURATIVE SMELL بفضلہ تعالیٰ ہر قسم کی دردوں کیلئے مؤثر
24 گھنٹوں کیلئے آزمائش مفت
تفصیلی لٹریچر مفت طلب کریں:
فون 04524 771 211283
فیکس 04524-212299
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ

خبریں

ربوہ : 7- اگست -1994ء
ہلکے بادل چھائے ہوئے ہیں
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان اور سعودی عرب دوستی کے لازوال رشتے میں بندھے ہوئے ہیں۔ دونوں ممالک اپنے وسائل کے باہمی اشتراک سے نہ صرف ایک دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں بلکہ پورا عالم اسلام اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

○ چیئرمین سینیٹ وسیم سجاد نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن کے تنازعات کو ختم کرنا ایک مشکل کام ہے اور اب تو اس سلسلہ میں سوچنا بھی بے کار معلوم ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ محاذ آرائی ہماری سیاست کی تلخ حقیقت بن چکی ہے۔ ہر شہری پریشان ہے۔ ان کے مسائل حل نہیں ہو رہے۔ برداشت تحمل اور خلوص اٹھ چکا ہے۔

○ مسلم لیگ کے صدر اور حزب اختلاف کے قائد میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم ملک کی ناؤ کو بھنور سے ضرور نکالیں گے۔ ہمیں اس دھرتی سے پیار ہے اور اس کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم ملک کو تباہ نہیں ہونے دیں گے آپ صبر سے لانگ مارچ کی کال کا انتظار کریں۔

○ وفاقی حکومت نے امن وامان کی صورت حال کے پیش نظر سیاسی جماعتوں اور فرقہ وارانہ تنظیموں کو غیر مسلح کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ فرقہ وارانہ تنظیموں اور سیاسی جماعتوں کو مخصوص مدت کے اندر اپنا اسلحہ نزدیکی تھانے میں جمع کرانا ہو گا۔ مدت گزرنے کے بعد حکومت ان کے خلاف قانون نافذ کرنے والے اداروں کی مدد سے کارروائی شروع کرے گی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ شناختی کارڈوں کی منسوخی سے بلدیاتی انتخابات ملتوی نہیں ہوں گے۔ حکم امتناعی خارج ہوتے ہی الیکشن کرا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم وفاقی حکومت کے ساتھ ہیں۔ ہمیں کسی ٹاسک پر عمل کرنے اور شرط عائد کرنے کی ضرورت نہیں۔ فرقہ واریت کی لہر بڑا المیہ ہے حکومت کو اس بارے میں اپنی ذمہ داری کا احساس ہے عوام حکومت سے تعاون کریں۔

○ بھارت میں امریکی سفیر نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل میں امریکہ کوئی کردار ادا نہیں کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارتی میزائل پروگرام میں توازن نہ رکھا گیا تو خطے میں تباہ کن ہتھیاروں کی دوڑ شروع ہو جائے گی۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس محمد الیاس نے کہا ہے کہ ۲۰ ججوں کی تقرری آئینی طریق کار کے مطابق ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا ۶۰ ہزار مقدمات زیر التوا ہیں۔ خواتین ججوں کا تقرر حوصلہ افزا اقدام ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن کی چھیڑ چھاڑ معمول کا حصہ ہے۔ حکومت کو غیر مستحکم کرنے کی باتیں غیر سیاسی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ججوں کی تقرری میرے مشورے سے ہوئی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف اور مسلم لیگ کے سربراہ میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ لاہور ہائی کورٹ میں سیاسی تقرریوں سے عدالتوں پر سے عوام کا اعتبار اٹھ گیا ہے اور وہ یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ اب عدالتوں سے انصاف کا حصول قریباً ناممکن ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کفر کی حکومت تو قائم رہ سکتی ہے لیکن ظلم کی نہیں۔ اور اس طرح سے صدر اور وزیر اعظم اپنے اقتدار کو طول نہیں دے سکیں گے۔

○ جمیعت علمائے اسلام کے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ ہم بے نظیر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک کا ساتھ نہیں دیں گے۔ نواز شریف پہلے اپنا اعتماد بحال کریں پھر کسی دوسرے کے اعتماد کی بات کریں انہوں نے کہا کہ نئے ججوں کی فہرست دیکھ کر حکومت کے بارے میں اچھا تاثر قائم نہیں ہوتا۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات خالد احمد خاں کھرل نے کہا ہے کہ ۶ ماہ بعد ملک سے لوڈ شیڈنگ ختم ہو جائے گی۔ مذہبی جماعتوں پر پابندی نہیں لگائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف اور ان کے حواریوں کو دو دن تھانے میں گزارنے پڑے تو ان کی طبیعتیں صاف ہو جائیں گی۔

○ آزاد کشمیر میں واقع درگاہ حضرت بل کا انتظام دوبارہ مسلمانوں کو دے دیا گیا ہے اور اس معاملہ میں بھارت نے اپنی شکست فاش کو تسلیم کر لیا ہے۔ آئندہ نماز جمعہ کی ادائیگی سے قبل رسول پاک کے موئے مبارک کی حامل درگاہ کو غسل دیا جائے گا۔

○ سینیٹر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ نواز شریف کال دیں تو ۳۱ دسمبر سے پہلے حکومت کا بستر اگول کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم کوئی غیر آئینی ہتھکنڈا استعمال نہیں کرنا چاہتے۔ نواز شریف عوامی خواہشات کے مطابق سیاست کر رہے ہیں۔

○ آئی ایس آئی کے سابق سربراہ لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) حمید گل نے کہا ہے کہ بھارت کو بتا دیا جائے کہ کشمیر کی آزادی کے لئے "غزوہ ہند" بھی ہو سکتا ہے انہوں نے کہا کہ دوست نما دشمنوں نے پاکستانیوں کو آپس میں لڑانے کے لئے سیاسی فرقہ واریت پھیلا دی ہے۔

○ چیئرمین سینیٹ وسیم سجاد نے کہا ہے کہ ملک عالمی مالیاتی اداروں کے چنگل میں پھنس گیا ہے۔ آبادی میں اضافہ نے اقتصادی ترقی کے خواب کو مشکل تر بنا دیا ہے علمائے کرام سیاست دان اور دانش ور بگڑے ہوئے حالات کا ادراک کریں۔ ہم سیاست ہی میں نہیں زندگی کے ہر شعبے میں رواداری اور جذبہ برداشت سے عاری ہو چکے ہیں انہوں نے کہا کہ ہمیں آنحضورؐ کے طریقہ دعوت واصلاح کو اپنانا ہو گا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی ہدایت پر صوبائی حکومت کی مخالفت کے باوجود بلوچستان میں "پیپلز پروگرام" شروع کر دیا گیا ہے۔ وفاقی حکومت نے جے۔ یو۔ آئی اور بی این ایم (حی) گروپ کے تعاون سے پیپلز پروگرام کے ضلعی چیئرمین نامزد کر دیئے ہیں۔ جبکہ مگسی کی صدارت میں صوبائی کابینہ کا اہم اجلاس ہوا ہے جس میں موجودہ صورت حال کا جائزہ لینے اور اہم فیصلوں کے کئے جانے کا امکان ہے۔

○ سیلاب نے تحصیل گجرات میں تباہی مچا دی ہے۔ بند بہہ گئے ہیں اور لوگ چھتوں پر پناہ لینے پر مجبور ہو گئے ہیں نالہ ایک بپھر گیا ہے۔ اور سیالکوٹ اگوکی ریلوے ٹریفک بند ہو گیا ہے۔

○ جہلم کے قریب بڑی لائن کا ٹاور گرنے سے وسیع علاقے میں بجلی کی فراہمی معطل ہو گئی۔ شدید بارش کے باعث ملک بھر میں پھر بجلی کے بحران کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

○ بریگیڈئر امتیاز کیس میں میڈم طاہرہ کو بھی مولانا سمیع الحق کی خواہش پر شامل تفتیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ سابق دور حکومت میں مولانا سمیع الحق کو میڈم طاہرہ سکینڈل میں ملوث کیا گیا تھا۔ دریں اثناء میڈم طاہرہ نے کہا ہے کہ اس سکینڈل میں میجر عامر نے سازش کی تھی۔

○ اسلامی وزراء خارجہ نے انتباہ کیا ہے کہ اگر سلامتی کونسل بوسنیا کو ہتھیاروں کی فراہمی پر پابندی اٹھانے میں ناکام رہی تو مسلم ممالک بوسنیا کو یک طرفہ طور پر ہتھیار دیں گے۔

○ تاجر کنونشن کے نمائندوں نے اعلان کیا ہے کہ تاجروں کے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو ہر قسم کے ٹیکسوں کی ادائیگی روک دیں گے۔ نہ صرف ہڑتالیں ہوں گی بلکہ حکومت کے خلاف چلنے والی ہر تحریک میں تاجر ہراول دستے کا کردار ادا کریں گے۔

○ سری لنکا نے دوسرے ون ڈے کرکٹ میچ میں پاکستان کو ۷ وکٹوں سے ہرا دیا۔ پاکستان نے ۵۰۔ اوورز میں ۱۸۰ رنز بنائے جبکہ سری لنکا نے ۴۸ ویں اوور میں سکور پورا کر لیا۔

○ ریڈیو کابل کی رپورٹ کے مطابق ربانی کی فوج نے رشید دوستم کے ۷۰۰ ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے نجیب حکومت کے خاتمہ کے بعد افغان گروپوں کی لڑائیوں کے دوران ۱۱۰۰۰۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

○ روس کا ایک فوجی طیارہ گر کر تباہ ہو گیا ہے جس سے ۴۷۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ چین میں کان کے ایک زبردست دھماکے میں ۱۲۰۔ افراد ہلاک ہو گئے

دانتوں کا معائنہ
مفت
احمدیہ ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ
رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴ بجے تا ۸ بجے شام

(ہومیوپیتھک) ٹانک ڈراپس
زود اثر ہومیوپیتھک فارمولا جو اعصاب، دماغ اور جسم کو تقویت دیتا ہے۔ تھکن اور جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے اور طبیعت کو ہشاش بشاش اور توانا رکھتا ہے
قیمت ۴۰/- روپے
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) گولبازار ربوہ
فون: 04524-211283 - 04524-771
فیکس: 04524-212299

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
۱۰- بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ)
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون نمبر: ۳۱۴ دفتر 212320
521